وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

تصوف اور اس سے متعلق شبہات کا ازالہ

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

واعظ الجمعہ

تصوف اور اس سے متعلق شُبہات کا اِزالہ

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

تصوّف اور اس سے متعلق شُبہات کا اِزالہ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

تصوّف... منشائے شریعت کی تکمیل

برادرانِ اسلام! حضراتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور اس دنیا میں تشریف آوری کے متعدّد دینی مقاصد ہیں، لوگوں کو کفر وشرک سے بچانا، انہیں توحید ورسالت پر ایمان لانے کی دعوت دینا، دائرۂ اسلام میں داخل کرنا، ان میں اتّباعِ شریعت کی سوچ اور جذبہ پیدا کرنا، اور انہیں عذابِ جہنّم سے بچانا، ہمیشہ ہر نبی کی اوّلین ترجیحات، اور مقاصد میں شامل رہا ہے، لیکن مُعاشرے کی اِصلاح کرنا، انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دینا، انہیں اَخلاقِ حسَنہ سے آراستہ کرنا، انہیں رَذِیل اور بُری باتوں سے بچانا، اور ان کا تزکیۂ نفس کرنا بھی بعثتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اہم دینی مقاصد میں سے ہے، اللہ ربّ العالمین مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی بعثت کے ان مقاصد کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ

﴿رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾[1] "یقیناً اللہ تعالی کا مسلمانوں پر بڑا اِحسان ہوا، کہ اُن میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا، جو اُن پر اللہ تعالی کی آیتیں پڑھتے ہیں، انہیں پاک کرتے ہیں، انہیں کتاب وحکمت سکھاتے ہیں، اور اِس سے پہلے وہ لوگ ضرور کھلی گمراہی میں تھے"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾[2] "وہی (اللہ) ہے جس نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول (محمدِ عربی) بھیجا، جو اُن پر اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں، اور انہیں پاکیزہ وستھرا کرتے ہیں، اور انہیں کتاب وحکمت کا علم عطا فرماتے ہیں، اور یقیناً وہ لوگ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے"۔

مذکورہ بالا آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ منشائے شریعت صرف ظاہری اعمال کی اِصلاح نہیں، بلکہ ہر صاحبِ ایمان کا تزکیۂ نفس اور اِصلاحِ قلب بھی شریعتِ مطہَّرہ کو مطلوب ومقصود ہے، اور اسی اَمر کا دوسرا نام تصوُّف وطریقت ہے، لہذا تصوُّف مقاصدِ شریعت کے حُصول میں رکاوٹ نہیں، بلکہ ممِد ومُعاوِن اور منشائے شریعت کی تکمیل کا باعث ہے!۔

---

(۱) پ٤، آل عمران: ١٦٤.

(۲) پ٢٨، الجمعة: ٢.

تزکیۂ نفس کی تعلیم

عزیزانِ محترم! خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ، اور حضراتِ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جہاں اتّباعِ شریعت اور ظاہری اعمال کی دُرستی پر زُور دیا، وہیں تزکیۂ نفس کرنے، باطنی آلائشوں سے بچنے، اور گناہوں سے پاک رہنے کی بھی تلقین فرمائی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا﴾[1] "وہ مراد کو پہنچا جس نے اس (نفس وباطن) کو پاکیزہ کر لیا، اور نامراد ہوا وہ جس نے اسے (گناہوں میں) دَبائے رکھا"۔

تزکیۂ نفس تصوُّف کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حرام کردہ چیزوں سے نفس وباطن کو بچایا جائے، اور ہمیشہ حلال وطیّب کو اپنانے کی کوشش کی جائے؛ کہ یہ ایمان کی حلاوَت وچاشنی کا باعث ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «ثَلَاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الإيمان: (١) مَنْ عَبَدَ الله وَحدَه فَإِنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الله، (٢) وَأَعْطٰى زَكاةَ مَالِه طيبةً بِهَا نَفْسُه ...(٣) وَزَكّٰى عَبْدٌ نَفْسَه» "تین ۳ کام ایسے ہیں کہ جو انہیں انجام دے گا ایمان کا مزہ پائے گا: (۱) وہ جس نے اللہ وَحدَہ کی عبادت کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، (۲) وہ جس نے خوشی سے اپنے مال کی زکاۃ ادا کی، (۳) اور وہ بندہ جس نے گناہوں سے اپنے نفس وباطن کا تزکیہ کیا" کسی نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! آدمی کے اپنے نفس وباطن کے تزکیہ سے کیا مراد ہے؟ مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يَعْلَمُ أَنَّ اللهَ مَعَهَ

---

(١) پ٣٠، الشمس: ٩، ١٠.

حَيْثُ مَا كَانَ»[1] "وہ یقین رکھے کہ اللہ تعالی ہمیشہ میرے ساتھ ہے"۔

تصوف کی حقیقت

حضراتِ گرامی قدر! بعض نادان لوگ تصوُف کو مُنافیٔ شریعت خیال کرتے، اور اسے اِتّباعِ شریعت میں ایک رکاوَٹ سمجھتے ہیں، ایسی سوچ رکھنا ہرگز دُرست نہیں؛ کیونکہ دنیائے تصوُف کی تمام معتبر اور مشہور ومعروف ہستیوں، اور صوفیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے اس بات کی متعدّد مقامات پر صراحت فرمائی، کہ تعمیلِ شریعت اور سنّتِ رسول کی پیروی ہی کا نام تصوُف وطریقت ہے!۔

(۱) حضرت سیّدنا سرّی سقطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "تصوُف تین ۳ معنی کے لیے بولا جاتا ہے: (۱) یہ کہ اس کا نورِ معرفت اس کے نورِ وَرع (پرہیزگاری) کو بُجھا نہ دے، (۲) یہ کہ دل میں بھی کوئی ایسا خیال نہ لائے جو ظاہرِ کتاب (قرآنِ مجید) یا سنّتِ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خلاف ہو، (۳) یہ کہ کرامتیں اسے ان چیزوں کی پردہ دَری پر نہ لائیں، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ ہیں"[2]۔

(۲) حضرت سیّدنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیّدنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ "بسا اوقات میرے دل میں تصوُف کا کوئی نکتہ چند دن آیا کرتا ہے، تو جب تک قرآن وسنّت دو ۲ عادل گواہ اس کی تصدیق نہیں کرتے، میں وہ قبول نہیں کرتا"[3]۔

---

(۱) "السنن الكبرى" للبَيهقي، كتاب الزكاة، ٤/ ٩٦.

(۲) "الرسالة القشَيرية" ومنهم أبو الحسن سرّي بن المغلس السقطي، صـ١١.

(۳) المرجع نفسه، ومنهم أبو سليمان عبد الرحمن بن عطيّة الداراني، صـ١٦.

(۳) حضرت سیّدنا محمد بن خفیف ضبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "تصوف دلوں کو صاف رکھنے، اور شریعتِ مطہّرہ میں حضور نبیٔ کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی پیروی کا نام ہے"[1]۔

(۴) حضرت سیّدنا ابوالقاسم ابراہیم بن محمد نصر آبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، کہ تصوُف کی بنیاد کتاب (قرآنِ کریم) وسنّت پر عمل کرنا ہے"[2]۔

(۴) حضرت امام شَعرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "تصوُف بس اَحکامِ شریعت پر بندہ کے عمل کا خلاصہ ہے"[3]۔

(۵) امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حقیقتِ تصوُف کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت میں باہم اصلاً کوئی تخالُف (تضاد) نہیں، اس (تضاد) کا مدّعی اگر بے سمجھے کہے تو نرا جاہل ہے، اور سمجھ کر کہے تو گمراہ بد دِین ہے۔ شریعت حضورِ اقدس سیّدِ عالَم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے اقوال ہیں، اور طریقت حضور کے اَفعال، اور حقیقت حضور کے اَحوال، اور معرفت حضور کے علومِ بے مثال"[4] کا نام ہے۔

میرے محترم بھائیو! ان تمام صُوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی تعلیمات اور فرامین کا نچوڑ یہ ہے، کہ راہِ سُلوک کا مسافر بننے والا بھی آدابِ شریعت کی ہمیشہ پابندی کرے، حرام ومشتبہ چیزوں سے بچے، ناجائز اَوہام وخیالات سے اپنے حواس کو آلُودہ نہ کرے،

---

(١) "الطبقات الكبرى" للشَعراني، ر: ٢٣٣، الجزء١، صـ١٢٠، ١٢١، ملتقطاً.
(٢) المرجع نفسه، أبو القاسم إبراهيم بن محمد بن ...إلخ، صـ١٢٢، ١٢٣.
(٣) المرجع السابق، مقدّمة في بيان أنّ طريق القوم ...إلخ، صـ٤.
(۴) "فتاوی رضویہ" "کتاب الحظر والاِباحۃ، شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت ...الخ، ۱۰۶/۱۷۔

اور اپنی نفسانی خواہشات کو شریعتِ مطہَّرہ کے تابع کرے؛ کہ یہ تکمیلِ ایمان کا سب سے اہم ذریعہ ہے، حضرت سیّدنا عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تبعاً لما جِئْتُ بِهِ»[1] "کوئی شخص اُس وقت تک مؤمنِ کامل نہیں ہوسکتا، جب تک اس کی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائیں!"۔

ہر مسلمان چاہے وہ عام ہو یا خاص، حاکم ہو یا محکوم، عالِم ہو یا غیرِ عالم، استاد ہو یا شاگرد، پیر ہو یا مرید، طالبِ علمِ دین ہو یا تعلیماتِ تصوُّف کا طلبگار، دامنِ شریعت کو ہمیشہ تھامے رکھنا سب کے لیے یکساں ضروری ہے، کوئی بھی صاحبِ عقل اس سے مستثنیٰ نہیں۔ جس نے شریعتِ مطہَّرہ کا دامن چھوڑا، ہلاکت وبربادی اس کا مقدّر ہو گی، حضرت عِرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا، لا يَزِيغُ بَعْدِي عَنْهَا إلّا هالِكٌ»[2] "یقیناً میں تمہارے درمیان ایسی روشن شریعت چھوڑے جا رہا ہوں، جس کی راتیں بھی دن کی طرح روشن ہیں، میرے بعد اس سے وہی بھٹکے گا جو ہلاکت میں مبتلا ہو گا!"۔

نام نہاد صوفیوں سے اجتناب کی تلقین

حضراتِ ذی وقار! اَحکامِ شریعت سے نابلد بعض نام نہاد صُوفی اور ڈھونگی پیر، تصوُّف اور راہِ سُلوک سے متعلّق عوام میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں، اور

(۱) "البرهان المؤيّد" الإيمان والهوى، صـ۲۲.

(۲) "السُنّة" لابن أبي عاصم، باب ذكر قول النّبي ...إلخ، ر: ٤٨، ١/ ٢٦.

بعض ایسے نظریات کا پرچار بھی کرتے ہیں، جن کا صُوفیائے کرام کی تعلیمات سے دُور کا بھی کوئی واسطہ نہیں !۔

یاد رکھیے ! صُوفیائے کرام کی کبھی بھی یہ تعلیمات نہیں رہیں، کہ فرائض وواجبات کو ترک کر کے سنّتوں کی طرف توجّہ کی جائے، یا سُنّتوں کو چھوڑ کر نوافل کی ادائیگی میں مشغول ہوا جائے، اگر کوئی نام نہاد صُوفی ایسی بات کہتا ہے یا ایسے خیالات واَفکار کا حامل ہے، تو اس کا جماعتِ صُوفیہ سے کوئی تعلّق نہیں۔ وہ گمراہوں میں سے ہے، حقیقی صُوفیہ ایسے نام نہاد صُوفیوں سے اپنی براءَت کا اظہار کرتے ہیں، اور ہمیشہ اُن سے دُور رہنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ مشہور صوفی بزرگ حضرت سیّدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "جس نے نہ قرآنِ پاک یاد کیا، نہ حدیثِ مبارک لکھی (یعنی جو علمِ شریعت سے آگاہ نہیں) دربارۂ طریقت اس کی اقتداء نہ ہوگی؛ کیونکہ ہمارا یہ علمِ (طریقت) کتابُ اللہ اور سُنّتِ رسول صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا پابند ہے"[1]۔

چند شکوک وشُبہات کا اِزالہ

عزیزانِ مَن ! بعض جاہل صوفیوں اور جعلی پیروں کی جہالت، بے عملی اور منکرینِ تصوُّف کے بے بنیاد پروپیگنڈہ کے باعث، تصوُّف یا راہِ سُلوک سے متعلّق عوامُ الناس میں کچھ شکوک وشُبہات پائے جاتے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

شریعت وطریقت کے باہمی تعلّق کی نفی کرنا

(۱) بعض فاسق پیر اور جاہل صوفی لوگ اپنی بے عملی چُھپانے کے لیے شریعت اور طریقت کو دو ۲ الگ الگ راہیں بتاتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ "شریعت پر عمل

---

(۱) "الرسالة القشَيرية" ومنهم أبو القاسم الجنَيد بن محمد، صـ۲۰.

کرنا عام لوگوں کا کام ہے، ہم تو راہِ سُلوک کی منازِل طے کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ تک پہنچ چکے ہیں، اپنے مَن کی مُراد پا چکے ہیں، لہذا ہمیں شریعت پر عمل کی ضرورت نہیں"۔ ایسا کہنا سراسر حماقت، جہالت اور گمراہی ہے، صوفیائے کرام قدس اسرارہم نے اس اَمر کی صاف الفاظ میں نفی فرمائی اور اسے بے دینی قرار دیا، حضرت سیّدنا شیخ شہاب الدین سُہرَوردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "فتنہ میں مبتلا ایک قوم نے صوفیوں کا لباس پہن لیا تاکہ صوفی کہلائیں، حالانکہ ان کو صوفیوں سے کچھ تعلّق نہیں، بلکہ وہ دھوکے اور غلطی میں ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے دل خالص اللہ تعالی کی طرف ہوگئے، اور یہی مراد کو پہنچنا اور کامیابی ہے، اور شریعت کے طریقوں کی پابندی کرنا تو عوام کا کام ہے، ان کا یہ قول عین بے دینی اور زندیقی ہے، اور اللہ کی بارگاہ سے دُور کرنا ہے؛ کیونکہ جس حقیقت کو شریعت رَد کر دے وہ بے دینی ہے"[1]۔

امامِ اہل سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ شریعت اور طریقت کے باہمی تعلق کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "شریعت منبع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا ہے، بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعالی (بلند وبالا) ہے، منبع سے پانی نکل کر دریا بن کر جن زمینوں پر گزرے، انہیں سیراب کرنے میں اسے منبع کی احتیاج (ضرورت) نہیں، نہ اس سے نفع لینے والوں کو اصل منبع کی اس وقت حاجت، مگر شریعت وہ منبع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا یعنی طریقت کو، ہر آن اس کی احتیاج ہے، منبع سے اس کا تعلّق ٹوٹے تو یہی نہیں کہ صرف آئندہ کے لیے مدد موقوف ہوجائے، فی الحال جتنا پانی آچکا ہے چند روز تک پینے، نہانے، کھیتیاں، باغات

---

(١) "عوارف المعارف" الباب التاسع في ذكر من ...إلخ، صـ٩٢، ملتقطاً.

سینچنے (سیراب کرنے) کا کام دے، نہیں نہیں! منبع سے اس کا تعلّق ٹوٹتے ہی (طریقت کا) یہ دریا فوراً فنا ہوجائے گا!"[1]۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ شریعت وطریقت کے باہمی تعلّق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "طریقت مُنافیٔ شریعت (یعنی شریعت کے خلاف) نہیں، وہ شریعت ہی کا باطنی حصّہ ہے، بعض جاہل متصوّف جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ "طریقت اَور ہے شریعت اَور" محض گمراہی ہے، اور اس زُعمِ باطل (غَلَط خیال) کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کُفر واِلحاد (بے دینی ہے)، اَحکامِ شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو، سُبکدوش نہیں ہوسکتا!"[2]۔

خود کو اَحکامِ شریعت سے مستثنٰی وبالا تر قرار دینا

(۲) نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج کل ہماری کئی خانقاہوں اور آستانوں میں بطورِ گدّی نشین، فاسق وفاجر اور علمِ شریعت سے بے بہرہ لوگ مسلّط وقابض ہیں، وہ سرِعام گناہ کرتے، ناچتے گاتے، محافلِ موسیقی کا انعقاد کرتے اور منشیات کا استعمال کرتے ہیں، وہ نامحرم عورتوں کے ساتھ اختلاط وتنہائی اور بے تکلّفانہ گفتگو کے مرتکب ہوتے ہیں، نماز روزے کی پابندی نہیں کرتے، حرام اُمور کا سرِعام اِرتکاب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "ہم تصوُّف وطریقت میں ایسے درجہ ومقام تک رَسائی حاصل کرچکے ہیں، جہاں یہ چھوٹی موٹی چیزیں کوئی اَہمیت نہیں رکھتیں، اور نہ ہی ان چیزوں سے ہماری رُوحانیت میں کوئی خلل واقع ہوتا ہے"... وغیرہ وغیرہ۔

---

(۱) "فتاویٰ رضویہ" "کتاب الحظر والإباحۃ، رسالہ "مقالِ عُرفا باعزازِ شرع وعلما" ۱۷/۱۳۳، ۱۳۴۔

(۲) "بہارِ شریعت" "ولایت کا بیان، حصّہ اوّل، ۱/۲۶۵، ۲۶۶۔

واضح رہے کہ جو شخص ایسی گمراہ کُن سوچ اور خیالات کا مالک ہو، اس کا تصوُف سے کوئی واسطہ نہیں، بلکہ ایسوں کا ٹھکانہ جہنّم ہے۔ امامِ طریقت حضرت ابو علی رُوذباری علیہ الرحمۃ (جو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جلیل القدر خلفاء میں سے ہیں) امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "بزرگوں میں طریقت کے بڑے عالم تھے، ان سے سوال ہوا کہ جو شخص مزامیر (میوزک اور گانے باجے) سنتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ میرے لیے حلال ہے؛ کیونکہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا ہوں کہ اَحوال کے اختلاف کا مجھ پر کچھ اثر نہیں ہوتا، تو حضرت ابو علی رُوذباری علیہ الرحمۃ نے فرمایا: ہاں پہنچا تو ضرور ہے مگر جہنم تک"[1]۔

کوئی کتنا ہی بڑا پیر کیوں نہ ہو، یا مقامِ ولایت کے کتنے ہی بلند درجے پر کیوں نہ ہو، ہوش و حواس کی سلامتی کے ساتھ شریعتِ مطہَّرہ کے اَحکام سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا، پیرانِ پیر حضور شیخ عبد القادر جیلانی قدّس سرّہ نے راہِ سُلوک کے مسافروں کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "اللہ کے سوا کسی کی طرف نگاہ نہ اٹھانا طریقت کا ایک بلند مرتبہ ہے، ضروری ہے کہ تُو اللہ کی مقرّر کردہ حُدود کی پابندی کرے، اور اس کے تمام اَحکام کی حفاظت کرے، اور اگر تیری طرف سے شریعت کی حُدود میں سے کسی حد میں خلل آیا، تو جان لے کہ تو فتنہ میں پڑا ہوا ہے، اور یقیناً شیطان تیرے ساتھ کھیل رہا ہے، لہٰذا تو فوراً شریعت کے حکم کی طرف لَوٹ آ اور اس سے لپٹ جا، اور اپنی نفسانی خواہش کو چھوڑ دے؛ کیونکہ جس حقیقت کی تصدیق شریعت سے نہ ہو وہ حقیقت باطل ہے"[2]۔

---

(١) "الرسالة القشَيرية" ومنهم أبو علي أحمد بن محمد الروذباري، صـ٢٨.
(٢) "الطبقات الكبرى" أبو صالح ...إلخ، الجزء ١، صـ١٣١، ملخّصاً.

اَحکامِ شریعت سے خود کو بالاتر سمجھنے والے جاہل صوفیوں کے بارے میں

حضرت سیّدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے پوچھا گیا کہ "کچھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ شریعت کے اَحکام تو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں، اور ہم اللہ تعالیٰ تک پہنچ گئے، یعنی اب ہمیں شریعت کی کیا حاجت ؟! فرمایا: وہ سچ کہتے ہیں، وہ پہنچنے والے ضرور ہیں مگر کہاں تک ؟ جہنم تک ! ایسا عقیدہ رکھنے والوں سے تو چور اور زانی بہتر ہیں ! میں اگر ہزار سال تک بھی زندہ رہوں تو فرائض وواجبات تو بڑی چیز ہیں، میں نے جو نوافل ومستحبات مقرّر کر لیے ہیں، ان کی ادائیگی میں بھی کچھ کمی نہ کروں گا"[1]۔

علمائے دین کو تصوّف سے بے بہرہ قرار دینا

(۳) بعض جاہل صوفیوں اور ڈبہ پیروں کو جب ان کے خلافِ شریعت کاموں پر ٹوکا جائے، تو وہ علمائے دین کی تحقیر کرتے ہوئے اپنے جاہل مریدوں میں اس بات کا بڑا پروپیگنڈہ (Propaganda) کرتے ہیں کہ "ہم جو باتیں کرتے ہیں وہ حقیقت ومعرفت کی باتیں ہوتی ہیں، یہ مولوی صاحبان راہِ سُلوک کے اَسرار، رُموز اور حقائق کے بارے میں کیا جانیں ؟! تصوُّف کے مُعاملے میں یہ لوگ کورے ہوتے ہیں، لہذا ہماری باتیں ان کی سمجھ سے بالاتر ہیں !"۔

ایسی سوچ رکھنے والوں کے بارے میں امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "تمام اولیائے کرام کے قطعی اِجماع سے فرض ہے کہ تمام حقائق کو شریعتِ مطہَّرہ پر پیش کیا جائے، اگر وہ حقائق شریعت کے مطابق ہوں تو حق اور قابلِ قبول ہیں، ورنہ مردود ورُسوا ہیں۔ تو یقیناً قطعاً شریعت ہی اصل کار (کام) ہے،

---

(١) "اليواقيت والجواهر" المبحث ٢٦ في ...إلخ، الجزء ١، صـ٢٧٢، ٢٧٣.

اور شریعت ہی سب کا دار و مدار ہے، شریعت ہی کسوٹی اور معیار ہے، شریعت کا معنی ہے راستہ، اور شریعتِ محمدیّہ کا ترجمہ ہے: "محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا راستہ" تو یہ معنی اپنے عموم واِطلاق کے اعتبار سے تمام ظاہر وباطن کو شامل ہے، صرف چند جسمانی اَحکام کے ساتھ خاص نہیں ...یہی شریعت وہ راہ ہے جس پر اللہ ملتا ہے، چنانچہ قرآنِ مجید میں ہے: ﴿اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾[1] "بے شک سیدھی راہ پر میرا رب ملتا ہے"، اور شریعت ہی وہ راہ ہے جس کی مخالفت کرنے والا بد دین گمراہ ہے، چنانچہ قرآنِ مجید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾[2] "(اے محبوب آپ فرما دیجیے!) کہ یہ شریعت میری سیدھی راہ ہے تو اس کی پیروی کرو، اور اس کے سوا اَور راستوں کے پیچھے نہ جاؤ؛ کہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گے، اللہ تمہیں اس کی تاکید فرماتا ہے؛ تاکہ تم پرہیز گاری کرو!"۔ دیکھو! قرآنِ عظیم نے صاف فرما دیا کہ شریعت ہی صرف وہ راہ ہے جس سے اللہ تعالی کی بارگاہ تک پہنچنا نصیب ہوتا ہے، اس کے سوا آدمی جو راہ چلے گا اللہ کی راہ سے دُور جا پڑے گا"[3]۔

تصوف کے بارے میں جاوید غامدی کا غلط تصوُّر

(۴) تصوُّف سے متعلّق بے بنیاد شکوک وشُبہات پھیلانے اور اس کا انکار کرنے والوں میں، آج کا نام نہاد مذہبی اسکالر جاوید غامدی بھی سرِفہرست ہے،

---

(۱) پ۱۲، هُود: ٥٦.

(۲) پ۸، الأنعام: ١٥٣.

(۳) "فتاوی رضویہ" "کتاب الحظر والإباحۃ، رسالہ "مقالِ عُرَفا" ۱۳۲/۱۷، ۱۳۳، ملخصًا۔

مَوصوف کے نزدیک تصوُف ضلالت وگمراہی[1]، اور دینِ اسلام سے بالکل مختلف ایک متوازی دِین ہے[2]، اور اہلِ تصوُف (یعنی صوفیائے کرام قُدِّسَتْ اَسرارُہم) کے دین میں وحی اب بھی آتی ہے[3]... وغیرہ وغیرہ۔ تصوُف اور اہلِ تصوُف کے بارے میں غامدی کے یہ شکوک وشُبہات بے بنیاد اور ناقص فہم کا نتیجہ ہیں!۔

شب وروز کی عبادتوں، ریاضتوں، مُجاہدوں، مُراقبوں اور تزکیۂ نفس کے بعد حضراتِ صوفیائے کرام اور اولیاء اللہ رَحمۃُ اللہ علیہم پر، جب اللہ تعالی کا خاص فضل وکرم ہوتا ہے، تو ان کی نگاہوں سے دنیاوی حجابات ہٹا دیے جاتے ہیں، پھر وہ بعض ایسی چیزوں کا مُشاہدہ فرمانے کے بھی قابل ہوجاتے ہیں، جنہیں دیکھنا عام حالات میں ہر انسان کے بس کی بات نہیں ہوتی، غامدی کا مَوقف یہ ہے کہ جب وحی کا سلسلہ مَوقوف ہوچکا تو ایسا ہونا ناممکن ہے[4]، جبکہ ہمارا ماننا یہ ہے کہ اگرچہ سلسلۂ نبوّت منقطع اور وحی مَوقوف ہوچکی، لیکن اللہ ربّ العالمین تو حی وقیّوم اور مَوجود ہے، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی خالقِ کائنات عزّوجلّ کی نشانیوں میں غَور وخوض کرے، راہِ ہدایت کا مسافر بنے، صراطِ مستقیم پر چلے، تو حضور نبئ کریم صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم کے فُیوضِ نبوّت کے طفیل اللہ کی مدد ونصرت اس کے شاملِ حال نہ ہو!۔

"صحیح بخاری" میں حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: «أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي

---

(1) دیکھیے: "بُرہان" اسلام اور تصوُف، صـ۱۹۲۔

(2) ایضًا، صـ۱۸۱۔

(3) ایضًا، صـ۱۹۳۔

(4) ایضًا، صـ۱۹۲، ملخصًا۔

فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيرٍ مِنهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعاً، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعاً تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعاً، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً»[1] "میں اپنے بندے کے گمان سے قریب ہوں، جب وہ میرا ذکر کرتا ہے، تو میں اس کے ساتھ رہتا ہوں، اگر وہ مجھے تنہائی میں یاد کرے تو میں بھی اسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت (فرشتوں) میں اسے یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے، تو میری رحمت گز بھر اس کے قریب ہو جاتی ہے، اور اگر وہ گز بھر میرے قریب ہوتا ہے، تو میری رحمت دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے قریب ہو جاتی ہے، اور اگر وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میری رحمت دَوڑ کر اس کی طرف جاتی ہے"۔

حضراتِ صوفیائے کرام کو کسی الگ دِین کا پیرو کار قرار دینا

عزیزانِ مَن! صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی حالتِ جذب (ہوش و حواس سے بے خبری کے عالَم) میں کی گئی بعض باتوں کو بنیاد بنا کر، غامدی کا اپنی کتاب "برہان" میں یہ تأثر دینا کہ "ان حضرات نے توحید و نبوّت جیسی بنیادی تعلیمات کے مُعاملے میں قرآن وسنّت سے اِنحراف کیا"[2] دُرست نہیں؛ کیونکہ اہلِ علم خوب جانتے ہیں کہ کوئی بھی مسلمان اَحکامِ شریعت کا اس وقت تک مکلَّف ہے جب تک اس کی عقل اور ہوش و حواس مکمل طور پر سلامت ہوں، اگر کوئی شخص دیوانہ ہو جائے اور اس کی عقل جاتی رہے، یا وقتی طور پر جذب کی کیفیت میں چلا جائے، تو ہوش و حواس کی

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب التوحيد، ر: ٧٤٠٥، ص١٢٧٣، ١٢٧٤.

(٢) "بُرہان" "اسلام اور تصوّف"، صـ١٩٢-٢٠٣، ملخصًا۔

سلامتی اور عقل کی واپسی تک وہ مرفوعُ القلم قرار پاتا ہے، یعنی اَحکامِ شریعت وقتی طَور پر اس پر لاگو نہیں ہوتے، لہٰذا جن صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم سے حالتِ جذب میں بعض ایسے جملے سرزَد ہوئے جن کا ظاہر خلافِ شریعت تھا، تو انہیں بنیاد بنا کر اہلِ تصوُّف کو گمراہ قرار دینا[1] سراسر زیادتی ہے، جو کسی بھی صاحبِ علم کو زیب نہیں دیتی!۔

شریعتِ مطہّرہ پر عمل سے متعلّق اولیائے کرام کی تعلیمات

اولیائے کرام اور صوفیائے عظام قدّس اسرارہم نے ہمیشہ ایک ہی دینِ اسلام کو مانا، زندگی بھر اسی دینِ متین کی خدمت کی، اپنے مریدوں اور عقیدتمندوں کو ہمیشہ توحید ورسالت کا درس دیا، قرآن وسنّت پر عمل پیرا رہنے کی تلقین فرمائی، اور دامنِ شریعت ترک کرنے والوں کو زِندیق، بے دین اور گمراہ قرار دیا!۔

(۱) وَلیوں کے اِمام حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدّس سرّہٗ بھی ہمیشہ شریعت کا دامن تھامے رکھنے کی تاکید ونصیحت کرتے رہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا فرمانِ مُبارک ہے کہ "شریعتِ پاکیزہ محمدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم درختِ دینِ اسلام کا پھل ہے، شریعت وہ آفتاب ہے جس کی چمک سے تمام جہاں کی اندھیریاں جگمگا اٹھیں، شریعت کی پیَروی دونوں جہان کی سعادت بخشتی ہے، خبردار! اس کے دائرہ سے باہر نہ جانا، خبردار! اہلِ شریعت کی جماعت سے جدا نہ ہونا"[2]۔

(۲) فرائض وواجبات پر عمل کی تاکید کرتے ہوئے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدّس سرّہٗ نے مزید ارشاد فرمایا کہ "مؤمن کو چاہیے کہ سب سے پہلے فرائض کی

---

(۱) ایضاً، صـ۲۰۹، ملخصًا۔

(۲) "بهجة الأسرار" ذكر فصول من كلامه مرصّعاً بشيء ...إلخ، صـ۹۹.

طرف مُتوجّہ ہو، جب یہ اَدا کر چکے تب سُنّتوں کو اختیار کرے، اس کے بعد نوافل پر توجّہ کرے۔ جو شخص اپنے فرائض سے فارغ نہیں ہوا، اس کے لیے سنّتوں میں مشغول ہونا حماقت ونادانی ہے؛ اس لیے کہ ادائے فرض سے قبل سُنن اور نوافل غیر مقبول رہیں گے، اور جو شخص ایسا کرے گا وہ خوار ہو گا"[1]۔

(۳) شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بالواسطہ خلیفہ حضرت رکن الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے شیخ ومرشد سے روایت کرتے ہیں کہ "جب تک دل شریعت کو مکمل طَور پر نہ تھام لے، تب تک ولایت میں قدم رکھنا ناممکن ہے، بلکہ اگر شریعت کا انکار کرے تو کافر ہو جائے گا"[2]۔

(۴) شیخ الاسلام حضرت احمد نامقی جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ "مصلّٰی طاق پر رکھو اور اوّل جا کر علم حاصل کرو؛ کیونکہ زاہدِ بے علم مسخرۂ شیطان ہے"[3]۔

(۵) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "اگر تم کسی شخص کو دیکھو جسے ہوا میں اڑنے والی کرامت دی گئی ہے، تو اس سے فریب نہ کھانا جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ وہ اللہ کے امر ونہی کے مُعاملے میں کیسا ہے؟ اور حُدود اللہ کی حفاظت اَحکامِ شریعت کے مطابق کرتا ہے یا نہیں؟!"[4]۔

---

(١) "فتوح الغيب" المقالة ٤٨ فيما ينبغي للمؤمن أن يشتغل به، صـ١١٣.

(۲) "نفحات الاُنس" ابو المکارم رکن الدین علاؤ الدولہ، صـ۳۸۸۔

(۳) ایضاً، خواجہ قطب الدین مَودود چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، صـ۲۱۰۔

(٤) "الرسالة القشَيرية" ومنهم أبو يزيد طيفور بن عيسى البسطامي، صـ١٥.

(۶) حضرت سیّدنا شیخ شہاب الدین سُہرَوَردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "ہمارا عقیدہ ہے کہ جس کے ہاتھ پر خَوارقِ (بظاہر خلافِ عقل) عادات ظاہر ہوں اور وہ اَحکامِ شریعت کا پورا پابند نہ ہو، وہ شخص زندیق ہے، اور وہ خوارق کہ اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوں، مکر واِستدراج ہیں"[۱]۔

غامدی کا نبوّت وولایت اور وحی واِلہام کو باہم خلط ملط کرنا

غامدی نبوّت، ولایت اور وحی واِلہام کو باہم خلط ملط کرتے ہوئے، حضراتِ صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم پر ایک بے بنیاد تہمت یہ بھی لگاتا ہے، کہ اہلِ تصوُّف نبوّت ووحی کے قائل ہیں[۲]، جبکہ در حقیقت ایسا ہرگز نہیں، نبوّت وولایت اور وحی واِلہام میں باہم بڑا فرق ہے، اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے اپنی تعلیمات میں سلسلۂ نبوّت کے منقطع ہونے، اور وحی کے مَوقوف ہونے کی بڑی وضاحت کے ساتھ نفی بھی فرمائی ہے، اس کے باوُجود غامدی نے اکابر صوفیائے کرام، مثلاً حضرت سیّدنا امام غزالی، شیخ شہاب الدین سُہرَوَردی، حضرت بایزید بسطامی، شیخ عبد الکریم جیلی، شیخ ابنِ عربی، شیخ احمد سَرہَندی اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہم کے بعض فرامین اور تحریروں سے، حسبِ خواہشِ نفس غلط نتیجہ نکالا، اور ان پاکیزہ نُفوس پر اِلزام تراشی کی ناپاک جسارت کی۔

شیخ ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عقیدۂ ختمِ نبوّت اور غامدی موشگافیاں

تعلیماتِ تصوُّف میں شیخ اکبر حضرت محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام بڑی اہمیت کا حامل ہے، غامدی نے بھی حضراتِ صوفیاء پر عقیدۂ ختمِ نبوّت سے متعلّق

---

(۱) "أعلام الهُدى وعقيدة أرباب التقىٰ" الفصل ٨ في شهادة ...إلخ، ق٣٨.

(۲) "بُرہان" "اسلام اور تصوُّف"، صـ۱۹۲، ۱۹۳۔

اِلزام تراشی کے لیے شیخ ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بعض عبارتوں کو بطور دلیل پیش کیا، اور غلط نتیجہ اخذ کرتے ہوئے لکھا کہ "وہ (اہلِ تصوُّف) کہتے ہیں کہ ختمِ نبوّت کے معنی یہ ہیں کہ منصبِ تشریع اب کسی شخص کو حاصل نہیں، نبوّت کا مقام اور اُس کے کمالات اُسی طرح باقی ہیں، اور یہ اب بھی حاصل ہوسکتے ہیں"(۱)۔

شیخ ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جیسی عظیم شخصیت پر اس نَوعیت کی اِلزام تراشی، اور ان کے عقیدۂ ختمِ نبوّت کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا بہت بڑی علمی خِیانت ہے، جو کسی بھی صاحبِ علم کو زیب نہیں دیتی! البتہ غامدی جیسی متنازع شخصیت سے ایسی توقُّع بہرحال بعید اَز قیاس نہیں!۔

میرے محترم بھائیو! ختمِ نبوّت سے متعلّق حضرت شیخِ اکبر محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا عقیدہ بھی وہی ہے جو تمام امّتِ مسلمہ کا ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی کتابوں میں بھی متعدّد مقامات پر ختمِ نبوّت کے بارے میں، اپنے عقیدے کو بڑی صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "فُتوحاتِ مکیہ" میں ختمِ نبوّت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "نبوّت اللہ تعالی کا وہ خصوصی وامتیازی مُعاملہ ہے جو وہ اپنے بندوں میں سے جس کے ساتھ چاہتا ہے فرماتا ہے، نبوّت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ یہ سلسلہ ختم ہوچکا، اور ولایت قیامت تک حاصل کی جاسکتی ہے، تو جو کوئی اس کے حصول کے لیے محنت کرے گا وہ اسے حاصل ہوجائے گی!"(۲)۔

---

(۱) "بُرہان" "اسلام اور تصوُّف، صـ۱۹۸، ملتقطاً۔

(۲) "الفُتوحات المكّية" الباب ۳۰۳ في معرفة منزل العارف ...إلخ، ۵/ ۲۱.

عقیدۂ ختمِ نبوّت کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مزید فرمایا کہ "تمام اُمتیں حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی امّت کے ساتھ ختم ہوگئیں، اور اللہ تعالی نے اس امّت کو انسانوں کے لیے بنائی گئی سب سے بہترین امّت بنادیا، تمام رسولوں کا سلسلہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ختم ہوچکا، اور حضورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شریعت سے تمام شریعتیں ختم ہوگئیں، لہذا آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہیں ہوگا جو شارع ہو، اور نہ ہی آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شریعت کے بعد کوئی شریعت اللہ تعالی کی طرف سے نازل کی جائے گی"[1]۔

شیخِ اکبر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی، رسول، شریعت یا اولیاء اللہ کے لیے کسی قسم کی وحی کے ہرگز قائل نہیں، انہوں نے ایک مقام پر صراحۃً اس چیز کی نفی کرتے ہوئے فرمایا کہ "جان لو! اللہ تعالی کی طرف سے ہمارے لیے اِلہام ہے نہ کہ وحی؛ کیونکہ وحی کا راستہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وفات سے بند ہوچکا ہے"[2]۔

دینِ اسلام میں مُنافیٔ شریعت تصوُّف کی گنجائش نہیں

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! دینِ اسلام میں ایسے کسی تصوُّف کی گنجائش نہیں جو اَحکامِ شریعت کے مُنافی ہو، کسی ولی، صوفی یا بزرگ کے پاس اس بات کا اختیار نہیں، کہ خود کو یا اپنے مریدوں کو نماز، روزہ اور زکاۃ وحج کی پابندی سے مستثنیٰ قرار دے، کوئی کتنی ہی بڑی گدّی کا سجادہ نشین کیوں نہ ہو، اَحکامِ شریعت کی پابندی

---

(١) المرجع نفسه، الباب ٤٦٢، ٧/ ١١١.

(٢) المرجع السابق، الباب ٣٥٣ في معرفة منزل ثلاثة ...إلخ، ٥/ ٣٥٣.

سب پر لازم لازم اور لازم ہے، سب کو چاہیے کہ ہمیشہ قرآن وسنّت کی تعلیمات کو پیشِ نظر رکھیں، اَحکامِ شریعت کی پاسداری کریں، درباروں اور خانقاہوں پر مرد وزَن کے باہم اختلاط اور بے تکلّفی سے بچیں، شرعی پردے کی مکمل رعایت واہتمام کریں، مثلِ بیت اللہ شریف درباروں کے طواف سے اجتناب کریں، اور صاحبِ دربار کے حضور سجدۂ تعظیمی سے گریز کریں؛ کیونکہ ایسے غیر شرعی اَفعال کو بنیاد بنا کر بعض لوگ مزاراتِ اولیاء کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں، ان رُوحانی درسگاہوں کو کفر وشرک کے اَڈّے قرار دیتے ہیں، اور مختلف نَوعیت کے شکوک وشُبہات پھیلا کر عوامُ الناس کو تصوُف کے فوائد وثمرات سے محروم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں!۔

دعا

اے اللہ! حضراتِ صوفیائے کرام کا ادب واحترام کرنے کی توفیق عطا فرما، ان کے رُوحانی فیض سے مستفید ہونے کا جذبہ وسوچ عنایت فرما، ان کے خلاف ہونے والے بے بنیاد پروپیگنڈہ کا شکار ہونے سے بچا، تصوُف کے بارے میں غلط قسم کے شکوک وشُبہات پھیلانے والوں کو ہدایت نصیب فرما، ان کے دلوں کو اپنے اولیاء کی محبت سے سرشار فرما، اور شیطانی وَسوَسوں کا شکار ہونے سے بچا۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں

کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فَلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.